رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱ر

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔ انچارج الحکم

نمبر ۶۵ | مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۲۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۵ رجب سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ رپورٹ تالیف و اشاعت	ص۱
ہندوستان پر عیسائیت کا نیا حملہ	ص۳
اخبارات پر سرسری نظر	ص۴
خطبہ جمعہ	ص۶
آریہ سماج پر اعتراض	ص۷
برلن کی مسجد	ص۸
اشتہارات	ص۹
خبریں	ص۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

جب سے حضرت مسیح موعود کا یہ الہام شائع ہوا ہے "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن"۔ فروری میں دسمبر سے زیادہ جاڑا ہوتا ہے۔ اسمیں سعیدوں کیلئے نشان ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک:۔ احباب خطوط قادیان ہی کے پتہ پر بھیجتے رہیں۔ جہاں حضور ہونگے بحفاظت پہنچیں گے۔

جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناظر خاص مع الخیر قادیان تشریف لے آئے۔

جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بھی لاہور سے ہو کر ایک دن کیلئے رونق افروز ہوئے + گیس کے ہنڈے ۱۶ فروری سے منارۃ المسیح پر خوب روشنی دیتے ہیں۔ یہ ہنڈے نائجیریا کے بلالی بھائیوں کے ہیں

رپورٹ صیغۂ تالیف و اشاعت

(از ۲۸ جنوری تا ۱۵ فروری سنہ ۱۹۲۳ء)

ہندوستان

ہندوستان کی تبلیغ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے باربار تاکید فرمائی ہے کہ جماعت کے لوگ خود کام کریں۔ کیونکہ مالی رنگ میں ہمارے پاس اس قدر وسعت نہیں ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک گاؤں اور شہر میں مبلغ مقرر کر سکیں اسلئے یہ کام اب افراد جماعت کا ہے۔ اس کے لئے قریبًا ہر ایک جماعت میں سکرٹری تبلیغ مقرر ہیں۔ جن کی تعداد دو سو سے کچھ اوپر ہے۔ ایک باقاعدہ کام کرنیوالوں کی تعداد ایک درجن سے زیادہ نہیں۔ اس لئے پہلے اس کے جو میں مذکورہ بالا ایام کی رپورٹ عرض کروں سکرٹری صاحبان اور دیگر دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے علاقہ میں محض اللہ تعالیٰ کے لئے باقاعدگی سے کام شروع کر دیں۔ اور اپنے کام سے بندہ کو اطلاع بھی دیں۔ موزوں وقت گذر رہا ہے۔ دنیا تغیر کے لئے تیار ہے۔ اگر اسوقت سستی کی گئی۔ تو ممکن ہے کہ نئی نسلوں کے گذر جانے کے بعد بھی ایسا وقت ہاتھ نہ آئے میں دوستوں کو خطوط کے ذریعہ بھی یاد دہانی کرواتا ہوں لیکن آدمی جس کو اور بھی بہت سے کام ہوں۔ کس قدر خطوط لکھ سکتا ہے۔

تفصیلی کوائف

(۱) گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ۔ میاں محمد علی صاحب نائب مدرس گھٹالیاں اور سید نذیر حسین صاحب تبلیغ میں مشغول ہیں

قرب و جوار کے گاؤں میں دورہ کیا گیا۔ اور چند مباحثات میں سید صاحب نے مخالفین کو نیچا دکھایا۔

(۲) محمد علی صاحب کلیان پور۔ معمولی رپورٹ موصول ہوئی

(۳) مسیح الدین صاحب لنڈی کوتل۔ فرداً فرداً لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور انگریزی افسروں میں احمدیہ انگریزی کتب تقسیم کیں۔ دو انگریز افسروں کو مسلم سن رائز کا خریدار بنایا ہے۔ اور ایک انگریز ان کی تبلیغ سے اسقدر متاثر ہوا کہ اس نے اپنے پادری باپ کو انگلستان میں خط لکھ دیا کہ اسکو صحیح اسلام لنڈی کوتل میں پہنچ کر نصیب ہوا ہے۔ نیز انھوں نے نماز مترجم کا پشتو کا ترجمہ شروع کیا ہے۔ جس کے وہ خود شائع کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔

(۴) بابو عبد الحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ انبالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ انبالہ کے اردگرد دیہات میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب جو طبیب بھی ہیں۔ گاؤں کا دورہ کیا کرینگے۔ بابو صاحب نے علاوہ چند اشتہارات شائع کرنے کے طیارات کے اعلیٰ افسر کو تحفہ شاہزادہ ویلز۔ ٹیچنگز آف اسلام اور دیگر کتب انگریزی تحفۃً پیش کیں۔ اور ایک خط بھی لکھا۔ افسر موصوف نے شکریہ کا خط لکھا ہے۔ اور کتابوں کے پڑھنے کا وعدہ کیا ہے۔

(۵) احمد جان صاحب سکرٹری تبلیغ فیروزپور نے جماعت فیروزپور کے کام کی ماہ جنوری کی مفصل رپورٹ روانہ کی ہے۔ انہوں نے اچھوت اقوام میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔ اور ان کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ بات سننے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ چھوٹے لوگوں کو بڑا بناتا ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان چوہڑوں اور چماروں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بڑا بنادے قادیان کے نواح میں قریباً بیس گاؤں میں لوگوں میں تبلیغ شروع ہے۔ امید ہے کہ عنقریب یہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونگے۔ فیروزپور کی جماعت نے دیہات میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔ لیکن ابھی باقاعدگی نہیں ہوئی۔ اور ابھی تک جماعت کو مباحثات کے چکر سے بھی فرصت نہیں ہوئی۔ بہرحال عام حالت نہایت ہی امید افزا ہے جناب منشی فرزند علی صاحب نے لاہور جاکر وہاں کے چند معززین کو تبلیغ کی۔ جن کے ساتھ خان صاحب کے تعلقات تھے۔

(۶) حکیم انوار حسین خان صاحب شاہ آباد (ہردوئی) جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادموں میں سے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ آپ حتی الوسع تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور عنقریب مفید نتائج کی امید ہے۔

(۷) دہلی سے ماسٹر محمد حسین صاحب آسان لکھتے ہیں کہ انفرادی تعلیم پہلے سے زیادہ کوشش کے ساتھ کی جاری ہے مولوی عمر الدین صاحب نے ماہ جنوری میں مخالف مشہور مولویوں سے دو مباحثے کئے۔ جو وفات مسیح و صداقت مسیح موعود پر تھے۔ اہل دہلی کی اب اسقدر دلچسپی بڑھ گئی ہے کہ جماعت دہلی نے ایک عام جلسہ کرنا قرار دیا ہے۔ جو ۲ و ۳ و ۴ مارچ کو ہوگا۔ اور اس میں ہندوستان کی دوسری جماعتیں بھی حصہ لینگی۔

(۸) محمد حسین صاحب بھٹنڈا سے لکھتے ہیں۔ وہاں انجمن جماعت احمدیہ قائم کی گئی۔ اور باقاعدہ تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے پہلے وہاں چند دوست موجود تھے۔ لیکن ایک دوسرے سے ناآشنا تھے۔ اب آپس میں تعلقات مضبوط کر کے اللہ تعالیٰ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اور آپ احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ بھٹنڈہ کی طرف سے گذریں۔ تو ان کو ضرور ملتے جائیں۔ مومنوں کی ملاقات سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔

(۹) مولوی عبد العزیز صاحب سہارنپور کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سہارنپور کے قریب کوہ شوالک کے دامن میں ایسے مسلمان موجود ہیں۔ جو اسلام سے بالکل جاہل ہیں اور ان کی مذہبی حالت ایسی ہی ہے۔ جو میوات کے رہنے والوں کی

(۱۰) محمد یعقوب صاحب گوکھووال۔ معمولی رپورٹ موصول ہوئی

(۱۱) عبد المجید صاحب پشاور۔ احمدی نوجوانوں کو تبلیغ کے لئے تیار کرنے کے لئے ایک انجمن تیار کی گئی ہے جسمیں ہر اتوار کو لیکچر ہوا کرینگے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو بطور کورس مقرر کر کے سہ ماہی امتحان ہوا کریگا۔

(۱۲) حکیم سراج الدین صاحب شاہ دیوال گجرات۔ تبلیغ میں کوشاں اور چند لوگ احمدیت کے قریب ہیں۔ اپنے علاقہ کے ایک رئیس کو تبلیغ کر رہے ہیں۔

(۱۳) جماعت سامانہ لیکچروں کے ذریعہ اور انفرادی تبلیغ کے ذریعہ بہت عمدہ کام کر رہی ہے۔ سکرٹری تبلیغ مفصل اور باقاعدہ رپورٹ بھیجتے ہیں۔ جزاہم اللہ جزاءً خیرا تازہ رپورٹ بتلاتی ہے۔ چار کس جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

مباحثات و جلسے

مندرجہ ذیل مباحثات ہوچکے ہیں یا عنقریب ہونیوالے ہیں جہلم کے مباحثات کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ حافظ روشن علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب کو دوبارہ جہلم بھیجا پڑا۔ لیکن پیغامی مبلغ بغیر گفتگو کے وہاں سے ٹل گئی۔ تاہم چند لیکچر ہوئے۔ اور اچھی طرح تبلیغ ہوگئی (۲) مولوی نظام الدین صاحب نے پھگہ کریام۔ مٹھڈہ اور راہوں کا دورہ کیا۔ اور جابجا تقریریں کیں (۳) شیخوپورہ میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب نے ۵ و ۶ و ۱۷ فروری کو جلسہ کر کے ایک میلہ کے موقع پر تقریر فرمائی۔ اور دو مباحثے بھی ہوئے (۴) اس کے بعد ۱۷ و ۱۸ فروری کو راہوں میں مولوی صاحبان نے ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد ثانی سے مباحثہ کیا (۵) جلال پور جٹاں میں ۲۵ و ۲۶ فروری کو سُنّی لوگوں کی خواہش کے مطابق ہمارے علماء شیعہ لوگوں سے مباحثہ کرینگے۔ اور اس کے بعد ایک گروہ (۶) ڈیرہ غازیخان اور ایک گروہ (۷) دہلی کو روانہ ہو جائیگا۔ جہاں اعلیٰ پیمانہ پر جلسوں کا انتظام کیا گیا (۸) حیدرآباد دکن میں بھی ہمارے دو مبلغ یعنی شیخ عبد الرحمن صاحب مصری و مولوی فضل الدین صاحب اشتہاروں اور پرائیویٹ جلسوں کے ذریعہ سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہر دو صاحبان و دیگر احباب حیدرآباد کام میں اسقدر مصروف ہیں کہ واقعات کی رپورٹ لکھنے تک فرصت نہیں۔

بلاد خارجیہ

ماریشس اور سیلون سے کوئی رپورٹ نہیں آئی + امریکہ میں اکتوبر و نومبر و دسمبر تین ماہ میں ۳۰ عیسائی داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ مولوی محمد دین صاحب کے بخیریت لنڈن پہنچ جانے کی خبر موصول ہوئی ہے + لیگاس (نائجیریا) کی مسجد کے مقدمہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو فتح دی + لنڈن۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ابھی لنڈن میں ہیں۔ اور لنڈن مشن میں کام کر رہے ہیں مولوی محمد دین صاحب۔ مولوی عبد الرحیم صاحب اور مولوی مصباح الدین صاحب احمدی نے مختلف مقامات پر لنڈن میں لیکچر دئے + سالٹ پانڈ مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم (سالٹ پانڈ افریقہ) آپکے خطوط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء

ہندوستان پر عیسائیت کا نیا حملہ
ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کی توجہ کے قابل

ساڑھے چار لاکھ راجپوتوں کے مائل بہ ہندو مذہب ہونے کی خبر سے مسلمانوں میں ایک عام کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ جو ایک حد تک بجا ہے۔ لیکن اسوقت اسلام کو ہندوستان میں خاص طور پر جو خطرہ درپیش ہے۔ وہ یسوعی مذہب کا ہے۔ صدیوں سے ہزارہا لوگ ہندوستان میں یسوع پرستی کے پھیلانے میں مشغول ہیں۔ اور اسپر ہر سال کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا کام اپنے اندر ایک انتظام اور ایسا تسلسل اور استقلال رکھتا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ تو بعید نہیں۔ کہ آئندہ والے چند سالوں میں عیسائیت ہندوستان میں اس قدر زبردست ہو جائے کہ باقی تمام مذاہب اور فرقوں کو مغلوب کرے۔ کیونکہ اگرچہ مادی رنگ میں نہیں۔ لیکن اخلاقی رنگ میں حکومت کی مدد بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہے۔

الناس علی دین ملوکھم۔

جنگ عظیم کے اختتام پر خیال تھا کہ عیسائیت ایشیا پر ایک زبردست حملہ کریگی۔ سو وہ خیال بالکل ٹھیک ثابت ہوا۔ اور گذشتہ چند ماہ کے اندر اندر عیسائی لوگوں نے اپنی سابقہ کوششوں پر اکتفا نہ کرکے ایک نیا اور زبردست مشن ہندوستان کی طرف روانہ کیا ہے۔ جس کو انگریزی میں مشن آف ہیلپ سے موسوم کیا گیا ہے۔ یعنی جو مشن اس سے پہلے کام کر رہے ہیں۔ ان کی مدد کرنیوالا مشن۔ اس مشن کے ممبروں میں ایک انگلستان کے لارڈ بشپ بھی شامل ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو حضور ملک معظم کے خاص پادری رہ چکے ہیں۔ اور حضور ملک معظم نے ان لوگوں سے الوداعی ملاقات بھی کی ہے۔ اسی طرح سے ان لوگوں کا ہندوستان میں جابجا حکام بالا نے خیر مقدم کرکے مختلف رنگوں میں ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کی ہے جنمیں بعض ہندو اور مسلمان بھی شامل ہیں۔

اسی طرح دوسری مصیبت جنرل بوتھ رئیس سالویشن آرمی کی صورت میں نازل ہوئی ہے۔ جنرل بوتھ بھی ایک بہت بڑی منتظم فوج کے افسر اعلیٰ ہیں۔ اور ان کا جال بھی تمام اقوام دنیا پر پھیلا ہوا ہے۔ اور لاکھوں باشندگان ہند ان کے زیر اثر رہ کر عیسائیت قبول کر چکے ہیں۔

ہندوستان کی سیاسی کمزوری کی ایک بڑی وجہ تفرقہ مذاہب ہے۔ جس کی وجہ سے اقوام ہند میں نہ پورا اتحاد ہے۔ نہ ایک دوسرے پر اعتماد۔ نیز ہندو مذہب اور مذہب اسلام میں ایک کشمکش جاری ہے۔ امید کی جاتی تھی کہ نصف صدی کے اندر اندر اس کشمکش کا ایک حد تک فیصلہ ہو جائیگا۔ اور ہندوستان میں بھی دیگر ممالک کی طرح مذہبی پھوٹ عملی رنگ میں مفقود ہو جائیگی۔ لیکن موجودہ حالات سے یہ خیال باطل ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ ہندو و مسلم قضیہ کا فیصلہ ہونے سے پہلے ایک نیا اور اجنبی عنصر میدان مذہب میں داخل ہوا ہے۔ اور ایسے ہتھیاروں سے مسلح ہے جو اسلام یا ہندو مذہب کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے ہندو خطرہ کی حقیقت عیسائی خطرہ کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ بلکہ اس کا سواں حصہ بھی نہیں۔ جو مسلمان ہندوؤں سے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ عیسائی لوگ لاکھوں لکھے پڑھے معزز خاندانوں کے مسلمانوں کو اسلام سے مرتد کر چکے ہیں۔ اور اس جماعت میں اسلام کے خطرناک دشمن وہی لوگ ہیں۔ جنھوں نے اپنی ماؤں کی گود میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا تھا۔ صورت حال یہ ہے۔ کہ اسلام ہندو مذہب سے حاصل کر رہا ہے۔ اور عیسائیت اسلام و ہندو مذہب دونوں سے حاصل کر رہی ہے۔ اس لئے اسلام اور ہندو مذہب دونو عیسائیت سے خطرہ میں ہیں۔ اس لئے ہندو اور مسلمان دونوں کو علیحدہ علیحدہ طور پر اور متحد ہو کر اس وقت عیسائیت کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور جو لوگ عیسائی ہو چکے ہیں۔ ان کو واپس کر لینا چاہیئے۔ اور ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ عیسائیت ہندوستان سے مایوس ہو جائے۔ اس سے میرا مطلب نہیں کہ قیام مذہب کی راجپوتوں میں کوشش نہ کی جائے۔ یہ بھی ایک ضروری امر ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر عیسائیت کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو حالت ایسے مچھلی کے شکاری کی طرح ہوگی۔ جو کنڈی لگاتے ہوئے مچھلی پکڑنے کے خیال میں محو بیٹھا تھا۔ پیچھے سے چپکے سے ایک شیر آیا۔ اور شکاری کو اٹھا کر لے گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے بد انجام سے محفوظ رکھے۔

عیسائی جدوجہد کا ایک نمونہ

پرتاب ۱۹ فروری لکھتا ہے:-

"ضلع میرٹھ کے مقام دیوبالا ڈاک خانہ خاص میں پادری لوگ چماروں کو عیسائی کرنے کے درپے ہیں۔ پس میں صبح سویرے ہی منتری آریہ سماج صدر میرٹھ کو ساتھ لیکر وہاں گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کئی دنوں سے عیسائی دھینگا دھینگی سے پرچار کر رہے تھے۔ اور کل ہی لگ بھگ ۵۰۰ یا ۶۰۰ چماروں کو آریہ جاتی کو لنگڑا کرنے کی خواہش سے عیسویت میں ہڑپ کیا گیا ہے۔ اسجگہ کے کئی ایک چودہری رن سنگھ وغیرہ دکھی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ ہم کیا کریں۔ ہمیں جو بتلایا جائے۔ سو کرنے کو تیار ہیں۔ یہاں تک کہ کتنی ہی جگہ بنارس میں اس کے [illegible] ہیں اور میرٹھ کے ضلع میں ہاپڑ تحصیل میں عیسائیوں کا بڑا بھاری اڈا ہے۔ ہندوؤ! دیکھو تمہاری جاتی کے کس طرح ٹکڑے ٹکڑے کئے جا رہے ہیں۔ اور تمہارے بھائیوں کو تم سے الگ کیا جا رہا ہے۔ لیکن تم ہو کہ خواب غفلت میں مدہوش پڑے ہو۔ اگر چندے یہی حالت رہی تو اس قوم کی تباہی میں کوئی شک

اخبارات پر سرسری نظر

نورافشاں۔ اسلام اور اس کی حقیقت کے عنوان سے لکھتا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ نے فقہ کے متعلق فرمایا لیس فی العلوم انفع من ھذا۔ پس ثابت ہو گیا کہ قرآن و حدیث پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ تثلیثی دماغ فی الواقعہ یہ بات نہیں سمجھ سکتا۔ کہ فقہ۔ قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے کا نام ہے۔ پس جو کہیگا کہ فقہ میرے لئے انفع ہے۔ وہ لازماً قرآن و حدیث پر تدبر کرے گا۔

۲۔ لیڈنگ آرٹیکل میں نورافشاں نے اپنے مبلغین کو ہدایت کی ہے۔ کہ مبلغ کو ان لوگوں کے مذاہب کی واقفیت ہونی چاہیئے۔ جن میں وہ کام کرنا چاہتا ہے (ب) دوم۔ ضروری ہے۔ کہ ان لوگوں کی عقلیات وغیرہ کو غور سے پڑھے۔ اور ان کی روحانی۔ اخلاقی ذہنی جسمانی ضروریات کو دیکھے (ج) اور تبلیغی خدمات انجام دینے میں جو باتیں مزاحم ہیں۔ ان کو نوٹ کرتا جائے۔ (د) اور ان اسباب کی تلاش میں رہے۔ جو تبلیغ کے مناسب حال ہوں۔ اور تبلیغ کے مقامی ہمدرد و معاون اسباب کو ڈھونڈیں۔ یہ سب ہدایات ایک حد تک مفید ہیں۔ مگر معلوم نہیں۔ ایک یسوع مسیح کے بندے کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ جب کہ اس نے فرما دیا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ اور اپنے پیروؤں کو تبلیغی حکم دیا۔ کہ اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ عالمگیر مذہب تو اسلام ہی ہے۔ جس کے رسول نے تمام جہان کے لوگوں کو انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کا پیغام سنایا۔

۳۔ تشذرات کے عنوان سے شراب کے متعلق لکھا ہے۔ یہ مسخرہ بناتی ہے۔ اور مست کرنیوالی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہے (ب) تو اسپر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند کاٹتی ہے۔ اور اخیر پر ظاہر کیا ہے۔ کہ شراب نوشی میں انتہا درجے کے نقصان جمع ہیں۔ ہلاکت داموں سے خریدی جاتی ہے۔ تعجب ہے کہ شراب کی یہ برائی اس اخبار میں چھپی ہے۔ جس کے مہتمم اس خداوند کے بندے ہیں۔ جس کی الوہیت کا ممتاز ثبوت شراب بنانے ہی سے دیا جاتا ہے۔ اور جس نے جم غفیر کو اپنے معجزانہ کمالات سے شراب پلائی۔ اور اتنی شراب پلائی کہ سب سیر ہو گئے۔ اور پھر جن کی عبادت کا جزو اعظم عشاء ربانی اسی سے کمال پذیر ہوتا ہے۔ ایں چہ بوالعجبی است۔

۴۔ نورافشاں حماقت کی ہنسی ہنستا ہے۔ یہ لکھتا ہوا کہ مرزائیوں کی پارٹی میں چھڑ گئی۔ اور ایک فریق کے نزدیک حضرت محمد صاحب آخری نبی نہیں۔ جس سے اہل اسلام کا یہ فخر تو ٹوٹ گیا۔ محمد صاحب کامل نبی ہیں۔ اس ناداں کو اطلاع ہے۔ کہ یہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کامل و اکمل نبی ہونے کا ثبوت ہے۔ کہ آپ کے افاضۂ کمال سے آپ کے امتیوں میں ایسے اشخاص پیدا ہوتے ہیں۔ جو مسیح ناصری سے کلی طور پر ہزار درجے بڑھ کر ہیں۔ اور فی الواقعہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ درست ہے کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد کسی شریعت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ شریعت کمال تک پہنچ چکی ہے اور اس شریعت پر چلانے اور زندگی کی روح پھونکنے کے لئے کسی بیرونی نبی کی حاجت نہیں۔ خود محمد رسول اللہ کا فیض ہی ایسے انبیاء پیدا کرتا رہے گا۔ آپ کو رنج تو واقعی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ فیج اعوج میں جو یہ عقیدہ پھیل گیا تھا کہ مسیح ناصری ہی دوبارہ آکر مشکلات حل کردیگا۔ اس کا قلع قمع ہو گیا۔ مگر کیا کیا جائے۔ الٰہی نوشتوں میں یہی لکھا تھا۔

پیغام صلح:۔ نورافشاں کے بعد پیغام کا ذکر مناسب ہوگا۔ کیونکہ جیسے پہلے مسیح ناصری کے پیرووں نے افراط کی اختیار کی۔ اور گمراہ ہوئے ایسے ہی اس مسیح محمدی کے نام لیواؤں نے تفریط سے کام لے کر اپنے لئے ضالین کا لقب پسند کیا۔ نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب استفتا کرتے ہیں (یا بالفاظ دیگر استہزاء اڑاتے ہیں) کہ ۲۵ جنوری کے الفضل میں جو ایک احمدی خاتون کی چٹھی چھپی ہے۔ دنیا کی نگاہیں میاں صاحب کے فتوی کی طرف لگی ہیں۔ کہ جب اس کا خاوند غیر احمدی ہے۔ اور کافر ہے۔ تو حکم دیدیں۔ کہ وہ کسی احمدی یعنی مومن سے نکاح کرے۔ طلاق لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ڈاکٹر صاحب مکرم! دنیا کو اس فتوی کی طرف آنکھیں لگانے کی ضرورت نہیں۔ انہیں تو ان لوگوں کی منافقت کا تماشا دیکھنے سے فرصت نہیں۔ جو اپنی کتابوں میں شایع کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کو کافر و مفتری کہنے والے خود کافر ہیں۔ یعنی خارج از دائرہ اسلام اور پھر ان سے رشتہ ہائے صہریت قائم ہیں۔ آپ حضرت میاں صاحب سے استفسار کیوں کرتے ہیں پہلے اپنے امیر القوم سے یہ فتوی دلایئے۔ ان بے کس احمدی خواتین کے حق میں جو آپ کے گروہ سے متعلق ہیں۔ اور بدقسمتی سے ان کے خاوند مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو کافر و مفتری کہنے والے غیر احمدی ہیں۔ جو آپ کے امیر القوم کے نوشتے کے مطابق خارج از دائرہ اسلام ہیں۔ کیوں حکم نہیں دیتے۔ کہ وہ کسی احمدی یعنی مومن سے نکاح کریں۔ اور طلاق لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ ہمارے دوستوں کو کافر باپ کا ورثہ لینے کا طعنہ دیتے ہیں۔ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔ جو منکران مسیح موعود خارج از اسلام باپوں کا ورثہ کھا رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اپنی پیہم ناکامیوں کی وجہ سے آپ میں تخیل بہت بڑھ گیا ہے۔ اور مزاج میں گستاخی معاف چڑچڑاپن آگیا ہے۔ برومائڈ کا استعمال مفید ثابت ہو گا۔

۳۔ مولوی صدرالدین صاحب اپنے سفر جہاز کے متعلق لکھتے ہیں کہ لا یموت فیھا ولا یحییٰ کا نظارہ تھا۔ بعض اوقات انسان نادانستہ طور پر اپنی قلبی حالت کا اقرار کر جاتا ہے۔ لکھ تو دیا اور یہ یاد نہ رہا۔ کہ میں کیا بن گیا۔

اہلحدیث چک نمبر ۱۰۱ سرگودہا کے ایک محمد فاضل نام کا مضمون چھپا ہے۔ میں مباہلہ کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن بے بسی اور کس مپرسی کا یہ عالم ہے کہ چار اشخاص بھی اپنے ساتھ نہیں ملا سکتا۔ بھلا جس کی ہلاکت کا اثر قبول کرنے والے چار اشخاص بھی دنیا میں نہ ہوں وہ طریہ وشرید تو پہلے ہی موتوا بغیظکم کا مصداق ہے۔ اس کے ساتھ مباہلہ کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر ایسا ہی شوق ہے تو حلفیہ لکھ کر شائع کردے کہ میں نے حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک لفظ بہ لفظ پڑھ لیا ہے اور پڑھنے کے بعد بھی میرا یقین ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے ماموریت میں کذاب و مفتری تھے۔ اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد ہوں۔ اور ایک سال کے اندر اندر سزا پاؤں پھر دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ حقیقۃ الوحی کی شرط اس لئے ہے۔ کہ بعض اپنی حماقت سے خدا کے فرستادوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

۲۔ "مرزائیت سے توبہ" کے عنوان سے فقیر محمد رہتاسی کا احمدیت سے تائب ہونا۔ جہلم کے ایک نامہ نگار نے لکھا ہے۔

فقیر محمد ایک مختل الحواس شخص ہے اور اس نے خود لکھ کر بھی نہیں دیا۔ پس یہ بالکل لغو خبر ہے جو اڑائی گئی کسی کامیابی کی دلیل نہیں۔

ہمدم مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کے سکرٹری صاحب بذریعہ تار ہدایت کرتے ہیں۔ کہ ۲۳ر فروری سے ۴ر مارچ تک حکومت انگورہ خلافت عشرہ منایا جائے۔ اور جمعیت خلافت کو تقویت پہنچانے کی غرض سے روپیہ فراہم کریں۔ ادھر

پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ سیٹھ چھوٹانی نے جن کا تعلق مرکزی خلافت کمیٹی کی رکنیت سے ہے۔ خلافت اور انگورہ فنڈ کا بہت سا روپیہ اپنے کاروبار میں لگا رکھا ہے۔ اور ایک مقامی روزانہ ہمعصر ایک پنجابی کانگرسی کی زبان سے اس خبر کی تصدیق شائع کرتا ہے۔ اور میں چھپتا ہے۔

وکیل کوئی ایک بھی ایسا بتا سکتے ہو۔ جو مولوی ہو کر بلا مشاہرہ و معاوضہ درس تدریس کر رہا ہو۔ کتنے ایک وکلا بیرسٹروں یا ملازمت پیشہ لوگوں سے آمدنی کے کم ہوتے یا ملازمت کی کسی نشیب و فراز میں آ کر منافقانہ ترک موالات کی اور اس پر قائم نہ رہ سکے۔ اور کتنے ایک ایسے جنہوں نے اسے ذریعۂ معاش اور نان و شوربا کا واسطہ بنا رکھا ہے۔ تینوں اخبار آپس میں نپٹ لیں۔

مسلم دہلی "سرہند میں آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ مسلمانوں کو چیلنج دیا گیا۔ کہ قرآن اغلام۔ زنا۔ شراب خوری کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی تعلیم کا اثر ہے کہ مسلمانوں نے ملتان اور ملیبار میں ہندوؤں پر سخت وحشیانہ مظالم کئے۔ اس لئے ہر ہندو کا فرض ہے کہ ان سے بدلہ لینے کے لئے اتفاق و اتحاد کے ساتھ مسلمانوں کو ہندوستان سے باہر نکال دینے کی کوشش کریں۔"

یہ ہیں۔ اے ہمارے کلمہ گو بھائیو۔ ان لوگوں کے خیالات جن سے اتحاد پیدا کرنے کے لئے آپ اپنے مذہب کے شعائر کو بھی چھوڑتے جاتے ہیں۔ جن سے مسجد کے ممبروں پر تقریریں کراتے ہو۔ اور جن کے لئے ان اللہ یامرکم (الآیۃ) بجوا بقرعید کے خلاف کرنے پر آمادہ ہو۔

پرکاش "آریہ سماج کا شہید صادق" کے عنوان سے ایک نہایت شر انگیز مضمون چھاپتا ہے۔ جس کے بعض فقرات یہ ہیں۔

۱۔ "انہیں معلوم تھا۔ کہ قادیان کا مغضوب مرزا غلام احمد ان کے قتل کے متعلق کسی مفروضہ جبرائیل سے جوڑ توڑ کرتا رہتا ہے۔ لیکن انہوں نے ان کمینہ حرکات کو نفرین کی نگاہ سے دیکھا۔"

۲۔ "اگرچہ مرزا غلام احمد شیر بیر لیکھرام جی کے قتل کا مژدہ دیر سے پبلک کو سنا رہا تھا۔ لیکن پنڈت جی نے مرزا کے الہامات کو مزخرفات سے بڑھ کر درجہ دیا۔"

۳۔ "مرزا صاحب کے الہامی چوچلے

قادیانی اخبارات "الفضل" "فاروق" اور "الحکم" بڑے فخریہ طور پر آج کل کثرت سے لکھ رہے ہیں۔ کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت قادیانی الہاموں کے سچا ہونے کا روشن ثبوت ہے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنڈت جی کی شہادت الہامات کے سچا ہونے کا ثبوت ہونے کی بجائے ان کے ناکارہ ہونے کا بین ثبوت ہے۔"

چونکہ ایک ہزیمت یاب کھسیانہ ہو کر گالیاں دینے لگ جایا کرتا ہے۔ اس لئے ہم کچھ کہہ کر آریہ سماج کے زخم پر نمک چھڑکنا نہیں چاہتے۔ ہاں اتنا ضرور کہینگے کہ باوجود ہر طرح سے صفائی پیش کئے جانے کے پھر بھی جوڑ توڑ اور سازش قتل کا الزام کمینہ پن ہے۔ اور ایسی صریح پیشگوئی کو نہ ماننا ہٹ دھرمی۔

پرتاپ آریہ سماج کی طرف سے مقابلہ کی تیاری ان الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔ "مبلغین اسلام ہوشیار ہو جائیں"

"تمام عالم اسلام میں اس وقت حرکت نظر آ رہی ہے۔ لیکن ہندوؤں کی طرف سے کیا کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ان ۴ لاکھ راجپوتوں کو جن کا شمار غلطی سے مسلمانوں میں کیا جا رہا ہے۔ ہندو سمجھا جائے۔ کوئی نہیں۔ ہندو تو خود حرکت کرتے ہی نہیں۔ ہاں آریہ سماج کو ہندوؤں کی فکر ہے۔ سو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہاشہ کرشن نے اپیل کی تھی۔ کہ اگر ان راجپوتوں کو مسلمان ہونے سے بچانا مقصود ہے تو روپیہ اور آدمیوں کی ضرورت ہے۔ نہ کسی نے روپیہ دیا۔ اور نہ کسی نے اپنی خدمات پیش کیں۔ لیکن باوجود اس کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے باقاعدہ کوشش جاری ہونے والی ہے۔ کام کرنے والے تو لازمی طور پر یو۔ پی کے راجپوت ہونے چاہئیں۔ ہاں روپیہ اور مشورہ کی امداد ہم دیکھتے ہیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے دو کام اپنے ہاتھ میں لئے ہیں۔ ریاست جموں کے ایک لاکھ میگھوں کو آریہ بنانے اور ۶ لاکھ راجپوتوں کو غیر ہندو ہونے سے بچانے کا۔ اس کیلئے لاکھوں روپیہ درکار ہیں۔ روپیہ جس قدر جلد آئیگا۔ اسی قدر جلد کام ہو سکے گا۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

استغفار ہر مشکل کا علاج ہے

فرمودہ مولانا شیر علی صاحب بی۔ اے

(۱۷ فروری ۱۹۲۳ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اگر ہم کو کوئی ایسا نسخہ مل جائے۔ جو ہر مرض کا علاج ہو۔ اور جس کے استعمال سے فائدہ حاصل ہو۔ تو ہم میں سے ہر ایک اس نسخہ کو استعمال کریگا۔ مثلاً ایک ایسی چیز ہو جس سے سر درد، پیٹ درد، بخار اور دیگر امراض دور ہوں تو ہم ایسے نسخہ کو نعمت سمجھیں گے۔ اور اس کو بڑے شوق سے استعمال کریں گے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایک نسخہ بخشا ہے جس سے تمام دکھ دور ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک سکھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ نسخہ استغفار ہے۔

استغفار کے معنے

استغفار کے معنے ہیں۔ ہر ایک گناہ و غلطی سے اللہ تعالےٰ کی حفاظت طلب کرنا۔ اور گناہوں سے حفاظت مانگنا دو طرح سے ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ ایسی غلطیوں اور گناہوں کے ارتکاب سے بچائے۔ جن سے وہ ناراض ہوتا ہے۔

دوسرے اس طرح کہ جو غلطیاں اور گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کے بد نتائج سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔

استغفار کس طرح ہر مشکل کا علاج ہے

اب دیکھنا یہ ہے کہ استغفار کیونکر ہر دکھ کے دور کرنے کا نسخہ ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم یعنی ہر دکھ جو انسان کو پہنچتا ہے اس کی وجہ اسی کے ہی اپنے ہاتھوں کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس لئے جب ہم اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگینگے۔ تو ہم کو اللہ تعالےٰ ان کی سزا سے بچالیگا۔ جب ایک انسان دوسرے شخص کی غلطی معاف کر دیتا ہے جبکہ وہ اپنی غلطی سے پشیمان ہو کر معافی کا طالب ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے۔ وہ کیونکر اپنے بندہ کے پشیمان ہونے پر اور معافی مانگنے پر اسے معاف نہیں کریگا۔ پس استغفار ہر دکھ سے نجات اور ہر سکھ کے حصول کا ذریعہ ہے۔

عذاب سے بچنے کے دو ذریعے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ دو ذریعے ہیں جن سے انسان مہلک عذاب سے بچ جاتا ہے۔ ایک نبی کا وجود دوسرا استغفار۔ استغفار کو نبی کا قائم مقام بتایا ہے۔ نبی کے وجود میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت رکھی ہوتی ہے۔ کہ اس کی وجہ سے دوسرے بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی ہم نے اس کا نمونہ دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا لولا الاکرام لھلک المقام کہ اگر آپ کی عزت مدنظر نہ ہوتی۔ تو اس گاؤں کے لوگ ایسے تھے کہ ان کو ہلاک کر دیا جاتا پھر دوسرا ذریعہ ہلاکت سے محفوظ ہونے کا استغفار ہے۔ حتیٰ کہ استغفار کرنے والا کافر بھی ہو۔ تو بھی استغفار کے ذریعہ عذاب سے بچ جاتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک رؤیا

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک وسیع میدان ہے۔ جس میں کئی نالیاں ہیں۔ ان میں چند بھیڑوں کو فرشتوں نے لٹایا ہوا ہے۔ اور ان کی نظر آسمان کی طرف ہے۔ گویا آسمانی حکم کے منتظر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں دیکھ رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ تم کیا ہو صرف گو کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ اس پر ان فرشتوں نے جلد جلد چھری چلانی شروع کی۔ اس کے بعد اس ملک میں سخت ہیضہ پڑا جس پر حضرت صاحب کو یہ الہام ہوا۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم اللہ تعالےٰ سے معافی نہ مانگیں تو ہم ان بھیڑوں کی طرح ہوں گے۔

سب انبیائے استغفار کا حکم دیا ہے

استغفار ایسا نسخہ ہے جو تمام انبیاء سکھاتے رہے ہے آدم سے لے کر حضرت مسیح موعودؑ تک تمام انبیاء یہ دعا سکھاتے رہے ہیں۔ حضرت نوح فرماتے ہیں۔ استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انھارا۔

ان آیات میں بتایا کہ استغفار کرنے سے اللہ تعالےٰ عذاب سے بچائیگا۔ اور صرف بچائیگا ہی نہیں۔ بلکہ بارشیں نازل کریگا۔ اور مال و اولاد میں ترقی دیگا۔ اور باغات اور نہریں دیگا۔ الغرض ہر طرح کی نعمتوں سے متمتع کریگا۔ اور ہر طرح کا سکھ پہنچائیگا۔

انبیا خود بھی استغفار فرماتے ہیں۔ استغفار وہ نسخہ ہے جو دوسروں کو ہی انبیا نے نہیں بتایا۔ بلکہ خود بھی استعمال کیا۔ وہ نسخہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ جسے خود طبیب استعمال کرے۔ نبی کریم صلعم فرماتے ہیں۔ جب کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں۔ تو استغفار پڑھتا ہوں تاکہ میرے دل پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔

اہل جنت بھی استغفار کرینگے

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہشتی لوگ بھی اپنی ترقی کے لئے یہی نسخہ استعمال کرینگے۔ چنانچہ فرمایا کہ وہ وہاں بھی کہینگے۔ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا تو یہ نسخہ صرف اسی دنیا میں سکھ حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ آخرت کا سکھ و نجات بھی اسی کے ذریعہ سے ملتا ہے۔

استغفار کلید نجات ہے

عیسائیوں کی نسبت خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ یعنی کیوں یہ اپنے رب سے استغفار نہیں کرتے اگر نجات چاہتے ہو

آریہ سماج پر اعتراض

آریہ مسافر دہلی جواب دے

(نمبر ۲)

(۱) جب ایشور روح و مادہ کا خالق نہیں۔ تو وہ ان کا مالک بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ ایشور کے ملک تام کا اور کوئی باعث نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اور سبب اس کی ملکیت کا ہے۔ تو بیان کریں۔

(۲) آریہ بھی جیو اور پرکرتی کے اتصال کے لئے ان کو پرمیشر کا محتاج تسلیم کرتے ہیں۔ اول تو ان کی یہ احتیاج ہی ان کے قدیم اور واجب الوجود یعنی خود بخود ہونے سے مانع ہے۔

دوم۔ جب وہ ان قوتوں کو منصۂ ظہور میں لانے کے لئے ایشور کی دست نگر ہیں۔ جو ان میں بصورت مجموعہ موجود ہیں۔ تو ان کے وجود میں بدرجہ اولیٰ اس قادر مطلق کی محتاج ہیں

(۳) ایشور جو صرف روح و مادہ کو جوڑنے توڑنے سے ہی خالق بن بیٹھا ہے۔ آیا یہ اس کی اپنی مرضی سے ہے۔ یا روح و مادہ کی خواہش ہے۔ بصورت اول ایشور ظالم ٹھہرتا ہے جس نے بے جا و بے حق تصرف کیا۔ بصورت دوم وہ مجبور ٹھہرتا ہے۔ جو غیر کی خواہش کا تابع ہے۔

(۴) اگر روح و مادہ خود بخود تھے۔ تو کہنا پڑیگا کہ ایشور اپنی صفت خالقیت کے ظہور میں ان کا محتاج ٹھہرا۔

(۵) آریوں کے نزدیک روح و مادہ کا محدود ہونا جس کے باعث وہ لوگ پنر جنم تسلیم کرتے ہیں۔ ان کو مخلوق ثابت کرتا ہے۔ ورنہ بتایا جائے۔ کہ ان کی تعداد کو معین کس نے کیا۔ اور کیوں کیا۔

(۶) روح کے قویٰ اور قوتیں محدود ہیں۔ جو ایک محدد پر دال ہیں۔ اپنی ذات سے محدود نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ترقیات کی تحدید ایک نقص ہے۔ جس کو طبعاً پہنچنے کوئی نہیں چاہتا۔ تو محدد کوئی خارجی ماننا پڑیگا۔ اور پھر روح حادث ہوگی نہ قدیم۔

(۷) علم کامل اور قدرت کاملہ خلق کی متقاضی ہیں۔ اور بموجب مسلمات آریہ سماج پرمیشر قادر مطلق اور علیم کل ہے۔ تو اب اس کو روح کی خلق سے اس کا معیوب ہونا ہی روک سکتا ہے۔ حالانکہ خلق ارواح داخل اختیار و محبوب ہے۔ پس پرمیشر ضرور حقیقی معنوں میں خالق ہوگا ورنہ علم و قدرت میں ناقص ٹھہریگا۔

(۸) اگر ایشور روح وغیرہ کا خالق حقیقی نہیں۔ تو وہ سزائیں دینے اور اون کے بھیانک چکروں میں ڈالنے کا بھی تو مجاز نہیں۔ گویا پہلے سے مطابق قہر درویش بر جان درویش تخت حکومت سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ کیونکہ جب انہوں نے اس سے جوڑنے جاڑنے کی درخواست نہیں کی۔ تو اس نے ان پر کیا احسان کیا۔ جس کے صلہ میں وہ کسی حق کا حقدار ہو۔

(۹) جب ایشور کو خالقیت سے جواب ملا۔ تو وہ ربوبیت سے بھی محروم رہا۔ اور ربوبیت کاملہ ہی عبادت کو واجب ٹھہراتی ہے۔ کیونکہ ناقص ربوبیت تو والدین بھی کرتے ہیں۔ پس جب اس کو ربوبیت تامہ نصیب نہیں۔ تو وہ کس بنا پر لوگوں سے عبادت چاہتا ہے۔ اور کس احسان کے عوض بدلہ کا آرزو مند ہے۔

(۱۰) اب اگر روح و مادہ خود بخود قدیم سے ہے۔ تو وہ کیوں ابد الآباد کے لئے اس کے ماتحت ہیں۔ اب یا وہ خوشی سے مطیع و منقاد ہیں یا نہ خوشی سے۔ اگر پہلی صورت ہے۔ تو پھر وہ تپسیا اور زہد و عبادت میں تعب مشقت کیوں محسوس کرتی ہیں۔ اور ملول ہو جاتی ہیں۔ اگر شق ثانی ہے۔ تو ایشور جابر و بے رحم ٹھہرتا ہے۔

(۱۱) کسی سے عشق و محبت کی دو ہی چیزیں جاذب ہوتی ہیں۔ اول حسن دوم احسان۔ لیکن یہاں ایشور جی ہیں کہ حسن میں خالقیت جیسی اصل الصفات سے کورے اور عاری بیٹھے ہیں۔ اور احسان میں اس قدر درشتی کہ نجات یافتوں سے چند روز بھی آرام سے نہیں بسر کیئے۔ کہ اخراج کا فرمان جاری ہوا۔ تو ایسی ہستی سے دل لگانا نانوے کا گھاٹا ہے۔

(۱۲) ہم نے مانا کہ اس جسم میں روح پر کوئی احسان ایشوری ہوگا۔ جس کے بدلہ میں اپنی حریت و آزادی سے ہاتھ دھونے پڑے۔ لیکن جب روح اس جسد عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ اور ایشوری منت کشی سے مستغنی ہو جاتی ہے۔ تو پھر وہ کیوں بے تعلق پرمیشر کے دست قدرت سے جا نہیں سکتی۔

(۱۳) اگر روح و مادہ کی پیدائش میں ایشور کو کامل دخل نہیں۔ بلکہ کچھ بھی نہیں۔ تو پھر اب بفرض محال اگر ایشور جی پر موت وارد ہو جائے۔ تو اس سے اس قدیمی سلسلہ پر کوئی ضعف نہ آئیگا۔ اگر نہیں آئیگا۔ تو اب اس کی موجودگی لغو اور عبث ہے۔ اور اگر آئے گا۔ تو معلوم ہوا۔ وہ اس جہان کی علت تامہ مبقیہ تھی۔ اور جو علت مبقیہ ہوتی ہے۔ وہی خالق ہوتی ہے۔

(۱۴) روح اور مادہ انفراد کی صورت میں ان اوصاف سے بے بہرہ ہیں۔ جو اجتماع سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ہر دو کے ناقص ہونے پر دلیل ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو وہ اس نقص کو خود دور کر سکتی ہے یا نہیں۔ اگر پہلی صورت ہے۔ تو نہ کرنے پر شاہد کا ہے۔ اگر دوسری حالت ہے۔ تو وہ ان کی قدامت پر پانی پھیرتی ہے۔ اور حدوث ثابت کرتی ہے۔

وھو ما اردنا بتوفیقہ العلام

خاکسار

اللہ دتا جالندھری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک رؤیا

رضا محمد - کل بندہ نے مولوی محمد علی کا ایک ٹریکٹ بعنوان اتمام حجت نمبر ۲ پڑھا اور حیران تھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ رات ہوئی۔ تو بندہ نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا۔ بندہ نے آپ سے بھی سوال کیا کہ یہ دعویٰ جناب کا کس طرح ہے کہ آیا حضور نبی ہیں یا نہیں تو آپ نے نہایت محبت سے فرمایا کہ تم ہمکو نبی نہیں مانتے؟ تو بندہ نے عرض کی کہ نہیں جناب بندہ تو آپ کو نبی مانتا ہے مگر دل چاہتا ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ امر واضح ہو جائے تو آپ نے فرمایا میں نبی ہوں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ

برلن کی مسجد

ہم احمدی خواتین کے چندے سے بنے

لکھا ہے کہ کوئی بزرگ کہیں باہر کاروبار کو جانے لگے تو اپنی بیوی کو ایک اشرفی کی تھیلی دے گئے کہ اسے خرچ کرنا اور یہ مال تجارت و جائداد وغیرہ میں لگانا۔ اتفاق سے وہ بزرگ کئی سال بعد واپس آسکے۔ اس اثناء میں ان کا بہت چھوٹا بچہ جوان ہو چکا تھا۔ تو وہ جب اپنے شہر میں واپس آئے۔ اور مطابق سنت نبوی سب سے پہلے محلے کی مسجد میں دو رکعت نماز ادا کی۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں۔ ایک نیک سیرت۔ خوش شکل، نوجوان اپنے شاگردوں کے حلقہ میں درس دے رہا ہے۔ بزرگ مذکور نے حیرت و تعجب سے یہ نظارہ دیکھا۔ بعد میں ان کو معلوم ہوا۔ کہ یہ میرا ہی فرزند ارجمند ہے جسے اس کی ماں نے تعلیم و تربیت کر کے اس شاندار رتبہ پر پہنچایا۔ گھر آئے۔ تو بیوی نے عرض کیا کہ میں نے بچے کی تعلیم و تربیت پر آپ کا مال خرچ کرنا دنیاوی جائداد بنانے سے بہتر سمجھا۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ ہماری دنیا اور دین دونوں سنور گئے۔ اس سے بہتر اور کیا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ یہ تھی اگلی بزرگ بیویوں کی زیب اور زینت۔ یہ دنیاوی قیمتی کپڑے اور برتن اور سامان آسائش وآرام وغیرہ چند روزہ ہیں۔ میری عزیز اور محترم بہنو کو شاید معلوم ہوگا کہ میں نے کئی ایک بار مضمون لکھے ہیں۔ اور اپنا یہی خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ عورت کا رتبہ گو پیغمبروں اور نبیوں تک نہ پہنچے مگر وہ مجاہدہ میں صدیقوں۔ شہیدوں۔ ولیوں کے مرتبہ تک پہنچ سکتی ہے۔ عورت کو اپنے ماں باپ۔ بھائی۔ شوہر بیٹے کی سب سے بڑا خدمت دین کے رتبہ تک پہنچا سکتی ہے۔ اگر عورت اپنے بیٹے کی خدمت اور تعلیم و تربیت کر کے اسلام کا سچا خادم بنا سکے۔ تو یہاں کی سچی خوبصورتی ہوگی۔ جو کبھی خراب ہونے والی نہیں ہے

عورت اپنے گھر کی ملکہ ہے۔ عورت اپنے اس چھوٹے سے ملک (یعنی گھر) کی شہزادی اور بادشاہ ہے۔ عورت کی اپنی رعیت ہاں اس چھوٹی سی فرمانبردار رعیت پر مہربانہ حکومت ہے۔ عورت اگر چاہے اپنا مال اپنی اولاد اپنے عزیز سب اسلام پر بہت عمدگی سے قربان کر سکتی ہے۔ میں صاف الفاظ میں ہی کیوں نہ کہدوں۔ مرد عطا کی تو ایسی باتوں پر رسائی ہی نہیں ہو سکتی۔ جتنی جلد رسائی ہو سکتی ہے۔ تو اگر عورت اپنے دل میں پختہ عزم کر لے۔ کہ اسلام کے لئے میں مفید ہو سکوں تو اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ دیکھو میری بہنو! مرد تو رو یہ کماکر عموماً عورتوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ آگے اس کا اٹھانا اور نیک راہ میں لگانا تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ تو عزیز محترم بیویو! یہ ایک وقت ہے۔ اسلام کی حالت زار ہے دین احمد کمزور ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی ایک ایک نشان زیادہ سے زیادہ تم جان تک فدا کرنے کو تیار ہو۔ اسیر ایک مصیبت کا وقت ہے۔ ہر طرف کئی کئی رنگ میں کفار کا غلبہ ہو رہا ہے۔ اصل اسلام پر کفر کی تاریک گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ آؤ۔ یہی اسلام کی مدد کا وقت ہے۔ بڑھو اور امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ دو۔ اور اس کی جماعت میں اس کی معاون بنو۔ صحابہ کرام میں سے نیک صحابیہ بیویاں زخمیوں کی مرہم پٹیاں کرتیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوجوں کو پانی پلاتیں۔ اور اسی طرح میں اسلام کی خدمات کرتیں۔ تو تم بھی اے نیک بیویو! اپنی روحانی ہمتیں دکھلاؤ۔ اسلام کے پیاسوں کو زندگانی کا پانی پلاؤ۔ کفر کے مردوں کی خبر گیری کرو۔ اسلام کے زخمیوں کی مرہم پٹی کرو۔ احمدیت کے فدائیوں کو فائدہ پہنچاؤ۔ اپنے مجاہد مردوں اور مبلغوں کو کفرستان میں اسلام کے جھنڈے گاڑنے میں امداد دو۔ یہ دنیاوی زیب زینت یہ بیفائدہ بناؤ سنگار یہ چند روزہ عیش آرام کس کام کا۔ اپنے دین کی اپنے اسلام کی حفاظت کرو۔ تاکہ آخرت میں جنت کے عیش و آرام اور بہشت کے ابدی بناؤ سنگار کی وارث بن جاؤ۔

آہ۔ اگر اور نہیں تو ایک وقت کا عمدہ کھانا چھوڑ دو۔ عیدوں کی چوڑیاں پہننا۔ مہندی لگانا کپڑے رنگنا چھوڑ دو۔ تو یہی پیسے مسجد برلن کے لئے بھیجدو۔ کہ اس سے بھی بہت کچھ بن سکتا ہے۔ دیکھو ہمارے ملک ہندوستان میں عیسائیوں کے مشن کے کئی ہسپتال۔ شفاخانے۔ مدرسے وغیرہ بنے ہوئے ہیں تو بعض بیویوں کو شاید معلوم ہو۔ یہ قطرہ قطرہ جو دریا بن گیا ہے یہ ولایت کی عورتوں نے۔ بچوں نے۔ مردوں نے ایک وقت میں چائے میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا۔ اور اس کے پیسے جمع کر کے اپنے دین کی خاطر چندہ مشن میں بھیجدیئے۔ تو میری بہنو! تم بھی اگر ہمت سے کام لو تو دین اور اسلام کے فائدہ کیلئے بہت کچھ جمع کر سکتی ہو بشرطیکہ تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے رسول کی عزت بیحد قدر رکھنے کا مادہ ہو۔ اور ویسے بھی عورتوں کو تو بہت سی اپنی عاقبت سنوارنے کا خیال اور آتش دوزخ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہم عورتوں پر ناقصات العقل والدین کا فتویٰ ہے۔ اور کئی قسم کی عبادتوں سے محروم ہیں۔ ہماری نمازیں بہت نامکمل رہتی ہیں۔ روزے بھی کم رکھنے نصیب ہوتے ہیں (گو بوجہ عذرات ہی ایسا ہوتا ہو) حج کو بغیر محرم کے ہم نہیں جا سکتیں۔ زکوٰۃ بغیر امداد مرد کے ہم نہیں دے سکتیں۔ یعنی فرائض اسلام کے ادا کرنے میں بھی جب ہم قاصر رہتی ہیں تو نوافل میں خود ہی نقصان ہوتا ہے۔ پس ہم کو اپنی عاقبت اپنے انجام نیک کا بہت سا فکر کرنا چاہیئے۔ شاید اسی طرح خداوند کریم و رحیم اپنی رحمانیت کے صدقہ میں خطائیں معاف فرمائے۔ اور گناہ بخش دیوے عزیز بہنو! اگر ہم زیور نہ پہنینگی۔ تو کوئی شان تو نہیں گھٹ جائیگی۔ اصل شان انسان کی تو اس کا دین ہے جتنی خلق خدا اب تک اس فانی دنیا سے گئی ہے کبھی کسی کا نام دنیا میں کسی نے اس بات سے نہیں یاد کیا۔ کہ فلاں بیوی یہ یہ زیور پہنا کرتی تھی۔ یا ایسے کپڑے پہنا کرتی تھی۔ بلکہ نیکیاں ہی زندہ رکھنے والی باتیں ہیں۔ دیکھو ہم کو اپنی۔ پڑدادیوں یا پڑنانیوں یا اپنی نانی دادی کی نانیوں دادیوں کا نام بھی یاد نہیں ہے مگر بعض نیک فیض مآب بیویوں کے کسی نشان کو ہی یاد کر کے دل بے اختیار خوش ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ یا حضرت مریم علیہا السلام یا اور بزرگ فیض رساں بیویوں کی یاد رہتی ہے۔ یہ کیوں اسواسطے کہ انکی نیکیاں یادگار زمانہ میں۔ اور ان کے اسلامی کارنامے عزیز اور پیارے ہیں تو اے احمدی بیویو! تمہارے بھی

خداوند تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ اپنا نبی بھیجکر تم کو
محمد مہدی علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ تمہیں چاہیئے
ساری دنیاوی زینتیں چھوڑ دو۔ سب عیش و آرام
اپنے اوپر حرام کر لو۔ اور اسلام عزیز اور دین حنیف
کا جھنڈا کفرستان میں گاڑنے کے لیے مالی قربانی کرو
تمہاری خاندانی رسومات میں۔ بیاہوں میں۔
شادیوں میں۔ دعوتوں میں۔ میل ملاقات۔ سفر حضر
میں ایک ایثار پایا جائے۔ حضرت امام علیہ السلام
خلیفہ وقت نے تمہیر امید لگا کر یہ چھوٹی اور ادنےٰ سی
خدمت تمہارے ذمہ لگا دی ہے۔ کہ مسجد برلن عورتوں
کے چندہ سے بنے۔ آؤ اس فرض کو سب سے
پہلے پورا کر کے دکھا دو کہ بے شک احمدی خاتون کے لئے
عام مسلمانوں سے کہیں زیادہ غیرت اسلام ہے۔ ہر احمدی
بی بی میں ایک فوری تبدیلی محسوس ہونی چاہیئے
تا اپنی تمام نفسانی خواہشات اور دنیا کی حرص و طمع کو
روک کے چندہ مسجد برلن کے لئے پوری توجہ لے۔
اگر ہر ایک بہن یہ سمجھ لے کہ میں ہی اس ثواب کی وارث
بنوں گی۔ تو عورتوں کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ
عورت دل میں جو عزم باندھ لے۔ اسے پورا کر کے چھوڑنا
اس کی فطرت میں داخل ہے۔ اگر عورتیں دین کو اپنا زیب
و زینت اسلام کو اپنی راحت اپنا آرام احمدیت کو اپنی
نجات ابدی کا موجب مان لیں تو پھر بہت جلد اس جہاد
مالی میں فتح اور مراد مل جاوے گی۔ اور دنیا دیکھے گی۔
کہ عورت صرف اپنے گھر کی ہی ملکہ نہیں۔ بلکہ باہر کی دنیا
پر بھی حکومت کر سکتی ہے۔ اور اپنے پیارے مذہب
کے لئے ایک مفید وجود ثابت ہو سکتی ہے۔

خداوند کریم ہماری بہنوں کو یہ سب توفیقیں اپنے
فضل و احسان سے عنایت فرمائے۔ اور بہت جلد نتیجہ
برلن میں یہ اعلان ہو سکے کہ یہ صرف احمدی
خواتین کی تھوڑی سی مالی قربانی کا نتیجہ ہے

والسلام

بہنوں کی ناچیز خیر خواہ سکینۃ النساء از قادیان

قادیان کی اراضی

زیر قبضہ موروثی دخیل کاران

چونکہ بعض دوست بعض ان اراضیات کے متعلق جو ہمارے ماتحت موروثی دخیل کاروں کے زیر قبضہ ہیں۔ اور ہم ان کے مالک ہیں۔ خریدنے کا ارادہ کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اطلاع عام کی غرض سے شایع کیا جاتا ہے کہ قادیان کے موروثی دخیل کار دفعہ نمبر ۵ کے موروثی ہیں۔ جن کو بغیر اجازت مالکان رہن یا بیع یا تبادلہ اراضی موروثی کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے لہذا کوئی صاحب کسی موروثی دخیل کار سے غفلت کی حالت میں سودا کرکے اپنا روپیہ ضایع نہ کریں۔ اسپر بعض احباب یہ درخواست کیا کرتے ہیں کہ پھر انہیں کسی موروثی اراضی کے خریدنے کی اجازت دیدی جاوے۔ ایسے احباب بھی مطلع رہیں۔ کہ بعض وجوہات کی بنا پر جن پر طرفین کی بھلائی مقصود ہے ہمنے پورے غور کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں ایسی اجازت نہیں دینی چاہیئے لہذا اس معاملہ میں احباب ہمیں معذور سمجھیں

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان

ROYAL SEWING MACHINE

رائل سوئینگ مشین

ہم نے جرمنی سے سلائی کی مشین جو بہت مضبوط اور عمدہ ہیں منگوائی ہیں ہم اس کی فروخت کیلئے مختلف شہروں میں ایجنسیاں قایم کرنا چاہتے ہیں۔ ہر ایجنٹ کو مبلغ پانصد روپیہ نقد ضمانت دینی پڑے گی۔ اس صورت میں ہم ان کو زیادہ مشین فروخت کرنے کے لئے بھیجدیں گے۔ اور ان کو پندرہ روپیہ فی مشین کمیشن دیں گے جو شخص اپنے طور سے خرید کر فروخت کرنا چاہیں ان سے قیمت میں خاص رعایت کی جاوے گی قیمت فی مشین ایک سو دس روپیہ ایجنٹوں سے خاص رعایت کی جاوے گی۔

المشتہران

برٹش امپورٹ ایجنسی

میکلوڈ روڈ۔ لاہور

تریاق زندگی

نزلہ۔ بخار۔ کھانسی۔ ملیریا بدہضمی اور سر درد۔ پیٹ درد پھوڑا۔ پھنسی ایسی ایسی کئی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سفر حضر وقت بے وقت کام آنے والی اکسیر دوائی ہے۔ بلیسیوں دوست اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قادیان میں بیماروں کو مفت دیجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱۲؍ خورد ۸؍ ہر پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ مرسل ہو گا۔

ست سلاجیت

مقوی دماغ چوٹ اور درد کا علاج

قیمت فی تولہ ۱۲؍

سلسلہ احمدیہ کی فہرست کتب اور کتب بھی پتہ ذیل سے طلب کریں۔

کتاب گھر قادیان

ہندوستان کی خبریں

سنی شیعہ کا مناظرہ قصبہ جلال پور جٹاں تحصیل و ضلع گجرات (پنجاب) میں مابین شیعہ و سنی بتاریخ ۲۵-۲۶ فروری ۱۹۲۳ء بجازت گورنمنٹ عالیہ ہونا قرار پایا ہے۔ ایمان ثلاثہ۔ خلافت ثلاثہ اور خلافت بلافصل جناب امیر بالترتیب بحث طے فرمائے ہیں۔

بحث تحریری ہوگی۔ جو اسی وقت پڑھکر سنائی جاویگی۔ ریلوے سٹیشن گجرات سے جلالپور کا فاصلہ آٹھ میل ہے۔ سڑک پختہ ہے۔ اور کرایہ ٹانگہ فی سواری ۶ر ہے۔ جلال پور جٹاں کی آبادی اٹھارہ ہزار ہے بازار بارونق ہے۔ سید غلام علی شاہ صاحب مہتمم مناظرہ ہونگے۔ (انشاء اللہ) اس مناظرہ کے لئے ہمارے احمدی علماء قادیان سے جاوینگے۔ نیز ان کا مباحثہ بھی مقرر ہو سکتا ہے۔

فحش اشتہار کا مقدمہ آریہ گزٹ پر فحش اشتہارات کا مقدمہ گورنمنٹ کی طرف سے دائر ہوا۔ جس کی پیشی رائے بہادر ملکھی رام سی۔ آئی۔ ای کی عدالت میں ۱۵ فروری کو ہونے والی تھی۔

پرتاب روزانہ کے پرنٹر و پبلشرز، ایڈیٹر پر بھی ایک مقدمہ اسی قسم کا دائر ہوا ہے۔ جس کی ابتدائی پیشی ۹ فروری کو تھی۔ جس کے بعد اگلی پیشی ۲۰ فروری کو مقرر ہوئی۔

میٹرک کے امتحان میں عمر کی قید اڑادی گئی ۵ فروری کو سرجان مینارڈ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی زیر صدارت سینٹ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پروفیسر دیودیال کی تحریک اور دیگر ممبروں کی تائید سے میٹرک کے امتحان میں عمر کی قید اڑادینے کا فیصلہ کیا گیا۔

درندوں سے نقصان جان ہندوستان کی طرف سے ۱۹۲۱ء کی جو رپورٹ سرکاری شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال میں بھیڑیوں نے ۴۵۴ آدمی ہلاک کئے تیندوں نے ۲۵۶ شیروں نے ۱۸۵ چیتوں نے ۹۹ ہاتھیوں نے ۲۰ سوروں نے ۹۵ گھڑیالوں نے ۲۵۲ اگرمچھوں نے ۴۴ سانپوں نے ۲۰۰۹۰

تخفیف کمیٹی کی رپورٹ لاہور۔ ۱۶ فروری تخفیف کمیٹی کی رپورٹ جو آج شائع ہوئی ہے۔ متفقہ رپورٹ نہیں ہے تخفیف جسے ممبروں کی اکثریت نے تجویز کیا ہے۔ بعد وضع اخراجات پلہ ۳ لاکھ روپیہ تک پہنچتی ہے۔ اقلیت یعنی مسٹر گنپت رائے اور محمد حسین کا خیال ہے کہ یہ رقم دریا میں ایک قطرہ ہے۔ اور ایک کروڑ روپیہ تخفیف کی سفارش کرتے ہیں۔ اکثریت نے تجویز کیا ہے۔ کہ کمشنروں کی تعداد میں تخفیف کی جائے۔ یعنی بجائے ۵ کے ۳ کردی جائے۔ اقلیت نے منجملہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز پیش کی ہے کہ سفری الاؤنس میں دفعہ ۱۹۱۸ء کی تخفیف کی جائے۔

کوہاٹ میں زبردست ڈاکہ پشاور۔ ۱۶ فروری۔ بمقام کوہاٹ سے ایک زبردست ڈاکے کی اطلاع آئی ہے۔ ۱۴ فروری کی رات کو علاقہ غیر کے ڈاکو پولیس کی بارکوں میں داخل ہو گئے۔ اور میگزین کی چھت سے سوراخ کھود کر چالیس رائیفلیں چرا کر لے گئے۔

ہندوستان میں تعزیری پولیس بوڑا ڈلہ ضلع گورداسپور میں حکومت وقت نے تعزیری چوکی قائم کی ہے۔ اس کے ہٹانے کے لئے گاؤں کی طرف سے سرگرم کوششیں ہو رہی ہیں۔ پندرہ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ (زاجیت)

احمدیہ جماعت کی خواتین سے تحریک کی گئی تھی کہ وہ جرمنی میں برلن مسجد کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار روپیہ تین ماہ کے اندر جمع کردیں اس پر قادیان میں خواتین کا ایک جلسہ ہوا اور اعلان کے تیسرے ہی روز خواتین نے ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ جمع کردیا۔ شاباش۔

(تہذیب نسواں لاہور)

ظفر علی خاں اور زمیندار کے خلاف ڈگری ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو مسٹر فریڈرک چارلس آگس مونگر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پنجاب لاہور نے ظفر علی خاں صاحب مالک زمیندار اور سالک بٹالوی کے خلاف سینئیر سب جج لاہور کی عدالت سے پندرہ ہزار روپیہ مع خرچہ کی ڈگری حاصل کرلی تھی۔ اب مستغیث نے اس کا اجرا کردیا ہے۔ چنانچہ دفتر زمیندار کا اسباب قرق کرلیا گیا۔ مدعا علیہم نے ڈگری روکنے کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔

وعدہ توڑ دیا احمد آباد ۱۷ فروری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ احمد آباد اور سورت کے بعض تاجروں نے جنہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ غیر ملکی کپڑا نہیں منگائینگے۔ اپنا وعدہ توڑ دیا ہے۔ اور غیر ملکی کپڑے کا آرڈر دیدیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی پٹنہ۔ ۱۷ فروری۔ جنرل سکرٹری اطلاع دیتا ہے کہ کمیٹی کا جلسہ الہ آباد میں ۲۶ اور ۲۷ فروری کو ہوگا۔ اور اس میں شرکت کونسلوں کے حامیوں اور مخالفوں کے درمیان سمجھوتہ کے معاملہ پر غور کی جائیگی۔

آٹھ فوجوں کے افسر ہندوستانی ہونگے دہلی۔ ۱۷ فروری سپہ سالار اعظم (لارڈ رالنسن) نے مجلس وضع قوانین میں فوج میں ہندوستانی عنصر کو ترقی دینے کی تجویز پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ فوجیں (یونٹ) منتخب کی جائیں۔ جن کے افسر ہندوستانی ہوں۔ اس تجویز پر عمل فوراً شروع ہوگا۔

وہ آٹھ فوجیں جو پورے طور پر ہندوستانی افسروں کے ماتحت ہونگی۔ زیادہ تر پیدل فوجیں ہونگی۔ لیکن سوار فوجیں بھی کسی قدر ماتحت ہونگی۔ ان کا انتخاب غور و تدبر سے کیا جائیگا۔ ہندوستانی کمشنڈ افسر جو کہ پہلے سے ہندوستانی فوج میں ہیں۔ انہیں ان فوجوں میں بتدریج منتقل کیا جائیگا۔ جن میں ہندوستانی عنصر کو بڑھانا ہے۔ تاکہ اس ذریعہ سے ان اسامیوں کو پر کیا جائے۔ جن کے وہ قابل ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

ہندوستان کے کون کون شہروں میں سرکاری پادری نہیں ہیں لنڈن - ۱۵ ر فروری - آج دارالعلوم میں سوال و جواب کے وقت لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے فرمایا - کہ حکومت شہنشاہی حکومت ہند سے دریافت کر رہی ہے کہ بعض مقامات کو جو بغیر سرکاری پادریوں کے چھوڑ دیا گیا ہے - وہاں کی کیا حالت رہی ہے -

عورتوں کے دفاتر سرنگوں سے اڑا دیئے گئے لنڈن - ۱۶ ر فروری - ڈبلن کے محلہ ڑلینڈ میں عورتوں انجمنوں کے دفاتر کل ایک سرنگ سے اڑا دیئے گئے - قرب و جوار کی قومی افواج نے حملہ آوروں پر گولیاں برسائیں -

دنیا میں سب سے بڑا گھڑیال دنیا میں سب سے بڑا گھڑیال اساکا (جاپان) کے ایک بدھ مندر میں ہے - یہ گھڑیال ۲۴ فٹ اونچا ہے - اس کا وزن تین سو ٹن ہے -

فرانس نے قرضہ کیوں لیا پیرس - ۱۴ ر فروری - فرانس نے تیرہ ارب قرضہ لینے کا اعلان کیا ہے - کہ اس کے ذمے ۵ ارب کی ہنڈیاں جون میں واجب الادا ہیں - اور آزاد کردہ علاقوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے نقدی کی ضرورت ہے -

فرعون مصر کی سنہری مسہری لنڈن - ۱۴ ر فروری معلوم ہوا ہے - کہ اندر کا کمرہ عنقریب کھولا جائیگا - دو مہینے سے زائرین کے بے شمار گروہ اسی کے دیکھنے کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے - پہلے کمرہ سے جو چیزیں آج نکالی گئی ہیں - ان میں ایک شیروں کی مسہری ہے - جس پر سورج کی کرنیں پڑیں تو زائرین پر ایک حیرت سی طاری ہو گئی - سونے کی چمک اس کا جگمگانا انسانی عقل کو یہ فریب دیتا ہے - کہ یہ مسہری تین ہزار سال قبل نہیں - بلکہ کل ہی تیار ہوئی ہے - شروع میں یہ چارپائی علیحدہ علیحدہ اجزا سے بنائی گئی تھی - تاکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے وہ اجزاء الگ کئے جا سکیں - ان اجزاء کو مجتمع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اجزا ایک دوسرے کے ساتھ وہ مناسبت رکھتے ہیں جیسا وہ بنا کر تیار کئے گئے ہیں -

بندرگاہوں کی بندش برلن - ۱۴ ر فروری - ریوٹر اطلاع دیتا ہے کہ فرانس کا ارادہ ہے - کہ جنگ میں جدید نقل و حرکت کرے - اور اس طرح جرمنی کو جنگی قرضہ کی ادائیگی پر مجبور کرے -

مفصلہ ذیل بندرگاہیں بند کی جائیں گی - برمین - ہیمبرگ - سٹیٹن - کیل اور ڈنزگ -

ہندوستانی ڈاک پر حملہ لنڈن - ۱۴ ر فروری سنٹرل نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ ہندوستانی ڈاک کے تھیلے پر مارسلز اور پیرس کے درمیان دس فروری کو ڈاکہ پڑا - تمام قیمتی اشیاء لوٹ لی گئیں - ڈاک کا جہاز جو تاریخ مذکورہ پر مارسلز پہنچا تھا اس کا نام نلدرہ ہے -

عصمت پاشا قسطنطنیہ گیا آکسفورڈ - ۱۹ ر فروری اس کی شہر کو جاتے ہوئے جہاں عصمت پاشا غالباً مصطفٰے کمال پاشا سے ملاقی ہونگے - عصمت پاشا نے قسطنطنیہ میں جنرل ہیرنگٹن - مسٹر ہنڈرسن - برطانی انچارج معاملات اور دیگر اتحادی ہائی کمشنروں سے ملاقات کی -

عصمت پاشا نے امن و مصالحت کی خواہش کا اظہار کیا جس میں اتحادی ہائی کمشنر بھی شامل ہوئے - پاشائے ممدوح کو مطلع کیا گیا کہ جو معاہدہ لوزان میں ترکوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا - برطانیہ عظمٰی اب بھی اس پر دستخط کرنے کو تیار ہے -

جرمن مارک کی قیمت میں اصلاح لی فیلڈ ۱۶ ر فروری - غیر ملکی مبادلہ کے مارکٹ میں مارک کی قیمت بحال ہو رہی ہے - ان کا مبادلہ یکایک اسی ہزار تک جا پہنچا تھا لیکن پھر گر کر ۰۰۰ ۷ ء تک جا پہنچا -

شاہ یونان کی حالت زار لنڈن - ۱۵ ر فروری - یونان کا بادشاہ انقلابی جماعت کے ہاتھ میں قیدی ہے اس کی خط و کتابت پر سنسر معین ہے - اور اس کو بغیر حراست کے چلنے پھرنے کی اجازت نہیں ہے -

جرمنی کے ارادے برلن - ۱۷ ر فروری - چانسلر کیونو نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ جرمنی روہر میں مقاومت مجہول کو جاری رکھیگی - اور اعلان کیا کہ جرمنی کے اس ارادے پر دنیا کی کوئی طاقت غالب نہیں آسکتی -

سابق سلطان ٹرکی مکہ میں معزول سلطان وحید الدین معہ چند ہمراہیوں کے مکہ معظمہ میں آ گئے - لوگوں نے کچھ اہتمام ان کی آمد پر نہیں کیا - بیس روز سے زیادہ ہوئے کہ ان کے چند وزرا جو ان سے پہلے بھاگ گئے تھے - ۲۰۰ آدمی یہاں آ چکے ہیں

علاقہ روہر کی کانوں کوئلہ کی برآمد بیکار گئی علاقہ روہر کی جملہ کانوں سے ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء میں پہلے ۲۳ دنوں میں ۷۹ لاکھ ٹن کوئلہ برآمد ہوا - حالانکہ دسمبر ۱۹۲۱ء میں پہلے ۲۵ دنوں میں ۸۰ لاکھ ٹن برآمد ہوا تھا -

جرمن کوئلہ اڑا لیگئے ایسین - ۱۵ ر جنوری - فرانسیسی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں - کہ کسی طریقہ سے چالیس گاڑیاں پرائیویٹ لائنوں کے راستہ سے جرمنی کے اندرونی حصہ میں پہنچ گئی ہیں -

ہوس آف کامنز میں شراب کی بندش کا سوال لنڈن - ۱۵ ر فروری - ہوس آف کامنز کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہوس کے اس اجلاس میں شراب کی مکمل بندش کے سوال پر بحث کی جاوے گی -

انگورہ میں سخت اختلاف رائے قسطنطنیہ - ۱۷ ر فروری - انگورہ میں انتہا پسندوں اور اعتدال پسندوں کے درمیان بھاری جدوجہد جاری ہے خبر ملی ہے کہ مصطفٰے کمال پاشا کی پوزیشن بہت کمزور ہو گئی ہے -

(ایڈیٹر [illegible] ... احمد قادیانی نے پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے شائع ہوا)